بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 11۔ ماہ نبوت 1396 ہجری شمسی بمطابق نومبر 2017ء

قرآن کریم

وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ وَ تَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِھِمۡ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبۡوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُکُلَھَا ضِعۡفَیۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡھَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ (البقرة:266)

ترجمہ: اوران لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔ (ترجمہ از۔حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالی)

حدیثِ مبارکہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

''ہر روز صبح سویرے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! راہ خدا میں خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! مال روکنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال ومتاع برباد کر''

(صحیح بخاری. کتاب الزکوۃ باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطی واتقی...)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔

یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی رنگ میں کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔۔۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا خاص فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497۔498)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد کو قربانیوں کی یہ جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ وہ لوگ جو دور دراز ممالک کے رہنے والے ہیں، بعد میں آ کر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی ان بزرگوں کی قربانیوں کی جب باتیں سنتے ہیں یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں تو وہ بھی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں۔ انہیں یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہماری معمولی سی قربانی سے کیا فرق پڑے گا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ وَ تَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِھِمۡ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبۡوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُکُلَھَا ضِعۡفَیۡنِ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡھَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ (البقرة:266)۔۔۔ پس غریب لوگوں کی یہ قربانی طل یعنی شبنم کی طرح ہے۔ یہ ذرا سی نمی جوان کی معمولی قربانی سے دین کے باغ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار پھل لاتی ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 27 جنوری تا 2 فروری 2017۔ صفحہ 6)

یوم مساجد

Open Mosques Day in Germnay

(تحریر وترتیب۔مکرم صفوان احمد ملک صاحب۔شعبہ تبلیغ جرمنی)

3اکتوبر کا دن جرمنی کے لئے بڑی خصوصیت اور اہمیت کا حامل دن ہے اس دن کو دیوارِ برلن گرنے اور مغربی اور مشرقی جرمنی کے ادغام کو علامتی طور پر بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ہم احمدی بھی جذبہ حب الوطنی کے تحت اس دن اپنی مساجد اور نماز سنٹروں میں اہلیان یورپ اور دیگر اقوام و مذاہب کیا فراد کو مدعو کرتے ہیں۔اس طرح وہ ہمارے یہاں آتے ہیں اور ہمیں موقع ملتا ہے کہ ہم انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کرائیں اور انہیں اپنی مساجد دکھائیں اور اسلام کے اُس روشن اور جاذبِ نظر چہرے کو دکھائیں جسے آج کے کچھ نام نہاد مسلمانوں نے مسخ کر دیا ہے۔

امسال مورخہ 3اکتوبر2017 کو جماعت احمدیہ جرمنی کی 98 جماعتوں کو یہ پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اللہ کے فضل سے اس پروگرام یعنی Open Mosques Day کی تیاری کئی روز پہلے شروع کی جاتی ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ہر مسجد اور نماز سنٹر کے لئے کلرڈ دعوت نامے ان مساجد اور نماز سنٹرز کے نام پر شائع کئے جاتے ہیں جس پر جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف بھی ہوتا ہے ان دعوت ناموں کو مختلف طریقوں اور ذریعوں سے احباب جماعت اپنے زیرِ تبلیغ افرا، ہمسائیوں اور تبلیغی سٹال کے ذریعہ لوگوں کے ہاتھوں میں دیتے ہیں۔اسی طرح جن جن شہروں میں مساجد واقع ہیں وہاں کے گھروں میں پوسٹ بکس میں بھی ڈالے جاتے ہیں۔امسال 98 جماعتوں کو مرکزی انتظام کے تحت 5لاکھ سے زائد دعوت نامے پرنٹ کروا کر دیئے گئے۔اسی طرح بڑی جماعتوں اور بڑے شہروں میں جہاں گنجان آبادی ہے وہاں کی مشہور اخباروں میں اشتہارات بھی شائع کروائے گئے۔امسال تقریباً25 سے زائد اشتہارات اخباروں میں شائع کروائے گئے بعض علاقوں میں یہ اشتہارات مسلسل ایک ہفتہ شائع ہوتے رہے۔اسی طرح ریڈیو پر بھی ہمارے اس پروگرام کے اشتہارات نشر ہوتے رہے۔اس موقع پر بڑی تعداد میں الیکٹرانکس و پرنٹ میڈیا کے نمائندگان ہماری مساجد ونماز سنٹرز میں آئے۔

3اکتوبر کے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی تمام جماعتوں میں عید کا سماں ہوتا ہے کیونکہ اس پروگرام کی تیاری مساجد ونماز سنٹر کی صفائی اور تزئین و آرائش کو از سرنو کیا جاتا ہے اور جملہ انتظامات میں ذیلی تنظیمیں اپنا بھر پور کردار ادا کرتی ہیں اور ایک فیملی کی طرح اس دن کو مناتے ہیں۔مہمانوں کے ساتھ آنے والے چھوٹے بچوں کی دلچسپی کیلئے بھی مختلف کھیلوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔بڑے اور سنجیدہ احباب کے لئے اسلام کے بارے نمائش اور جماعتی کتب ولٹریچر کے سٹال بھی لگائے جاتے ہیں۔لجنہ، ناصرات، خدام، اطفال اور انصار مل کر اپنے اپنے حصہ کا کام کرتے نظر آتے اور آنے والے معزز مہمانوں کے لئے چشم براہ ہوتے ہیں۔جہاں مقامی جماعتوں میں محبت و بھائی چارے کا منظر نظر آتا ہے وہاں مرکزی ٹیمیں بھی اس دن مختلف جماعتوں کا دورہ کرتی ہیں اور اپنے بھائیوں کا حال احوال پوچھتی ہیں نیز اگر کسی جماعت کو مدد کی ضرورت ہو تو مقامی جماعت کی معاونت کرتی ہیں۔

امسال تقریباً 40 سے زائد مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے اپنے علاقوں کی مساجد ونماز سنٹرز میں آنے والے معزز مہمانوں کو اسلام احمدیت کا مفصل تعارف کروایا اسی طرح جامعہ احمدیہ جرمنی کے 105 طلباء کو مرکزی انتظامات کے تحت جرمنی کی مختلف مساجد اور نماز سنٹرز میں بھجوایا گیا اللہ کے فضل سے ان طلباء نے بھی احسن رنگ میں ڈیوٹیاں دیں اور آنے والے معزز مہمانوں اور میڈیا نمائندوں کو اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیئے۔نیشنل شعبہ تبلیغ کی طرف سے 5وفود کے ذریعہ 22 نمائندوں نے اس دن مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔امسال گروس گیراؤ میں خدام الاحمدیہ نے اس دن چیرٹی واک کا بھی اہتمام بھی کیا اور پورے ناصر باغ کو بڑی عمدگی کے ساتھ سجایا۔اس دن محترم نیشنل امیر صاحب جماعتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سائیکل پر مختلف جماعتوں کا دورہ کرتے ہیں۔اللہ کے فضل سے امسال مساجد ونماز سنٹرز میں 5700 مہمان تشریف لائے۔

ذیل میں اس دن تشریف لانے والے مہمانوں کے تأثرات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

جماعت Balingen سے مکرم منصور احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں کہ:۔ ایک جرمن دوست نے بتایا کہ وہ یہاں سے دو دفعہ گزرا لیکن اندر نہیں آرہا تھا کیونکہ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہونگے پھر بتایا کہ میری بیوی نے کہا کہ اندر جا کر ضرور دیکھنا چاہیئے۔جب معلوم ہوا تو حیران رہ گئے کہ یہ ہماری سوچ سے بالکل مختلف تھا۔یہاں آکر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے اور اسطرح کے پروگرام ضرور ہونے چاہیں۔ایک اسکول ٹیچر نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا اور خواہش ظاہر کی کہ اسی طرح کا ایک پروگرام ہمارے اسکول میں ہونا چاہیئے تاکہ اسلام کی پرامن اور محبت والی تعلیمات کا پرچار ہو سکے۔

جماعت Mülheim Ruhr سے مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ تحریر کرتے ہیں کہ:۔دو جرمن خواتین نے بتایا کہ ہم یہاں سے گزر رہی تھیں اور باہر لگے ہوئے آپ کے بینر کو پڑھا اور دل میں خیال آیا کہ اندر جانا چاہیئے۔یہ خواتین 2 گھنٹے سے زائد نماز سنٹر پر رہیں۔اسی طرح ایک جرمن عورت کہنے لگی کہ ہم جو اسلام کے متعلق ٹی وی اور اخبار وغیرہ پر سنتے یا پڑھتے ہیں وہ تو بالکل اور ہے۔یہاں آکر ہمیں پتہ چلا کہ اسلام تو سراپا محبت وسلامتی ہے۔7لوگوں پر مشتمل ایک جرمن لوگوں کا گروپ آیا۔ جس میں ایک شخص پیشہ کے اعتبار سے پولیس آفیسر تھے جو ایک مشہور سکول میں پڑھاتے ہیں۔انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم آپ کو اپنے ادارے میں بلانا چاہتے ہیں تاکہ آپ اسلام کی محبت پھیلانے والی تعلیمات کو ہمارے جوانوں کو بتا سکیں۔

بعض دلچسپ واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ تمہارے خدا کی کیا شکل اور کیا رنگت ہے؟ میں نے کہا- تو اول یہ بتا کہ تیری آواز کی کیا شکل ہے؟ تیری قوت ذائقہ کی کیا صورت ہے؟ تیری بینائی کی کیا رنگت ہے؟ اس نے کہا- کم از کم ان کے مقام تو معین ہیں۔میں نے کہا- زمانہ کی کوئی جگہ مقرر ہے؟ ایک سیکنڈ کا لاکھواں حصہ بھی سارے جہان کو اپنی بغل میں لئے بیٹھا ہے۔زمانہ کی کوئی شکل بھی نہیں اور زمانہ موجود بھی ہے اور اس کا کوئی مکان بھی معین نہیں۔پس ہم ایسی بہت سی مخلوق کو جانتے ہیں جس کی کوئی جگہ مقرر نہیں کر سکتے۔مخلوق میں جب ایسی مثالیں ہیں تو خدا تو پھر خدا ہی ہے۔(مرقات الیقین صفحہ: 484)

☆ ایک شریر آدمی نے مجھ سے کہا کہ اگر اس زمین سے آسمان تک اور لا انتہا فضا تک سب کو پتھروں سے بھر دیا جائے تو پھر (نعوذ باللہ) تمہارا خدا کہاں جائے گا؟ میں نے کہا کہ زمانہ ان سب پر حکومت کرتا ہے یا نہیں؟ مثلاً ایک سیکنڈ تمام فضا اور تمہارے پتھروں پر گذرتا ہے یا نہیں؟ کہا ہاں زمانہ تو ان پتھروں سے نہیں کچلا جاتا۔میں نے کہا۔زمانہ تو خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔(مرقات الیقین صفحہ: 485)

☆ ایک وکیل نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہستی باری تعالیٰ کی دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا- تمہاری کوئی جماعت ہے؟ کہا- نہیں۔میں نے کہا- تم کسی کے ہادی ہو؟ کہا- نہیں۔میں نے کہا- تم یہ چاہتے ہو کہ جھوٹے مشہور ہو جاؤ؟ کہا- نہیں۔میں نے کہا- جب تم جیسا لچر آدمی بھی اپنے آپ کو جھوٹا کہلانا پسند نہیں کرتا تو بھلا یہ انبیاء کی تمام جماعت کیسے گوارا کر سکتی تھی کہ وہ جھوٹ بولیں؟ پھر مشرق سے لیکر مغرب تک' شمال سے لیکر جنوب تک اور ہر زمانہ کے نبی متفق ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے مکالمہ کرتا ہے۔ (مرقات الیقین صفحہ: 485)

☆ ایک دفعہ میں ریل میں آتا تھا- ایک عیسائی مجھے ملا- اس نے کہا اب تو اسلام کے مقابل میں ایسی کتاب لکھی گئی ہے کہ اسلام اس کے سامنے ہرگز نہ ٹھہرے گا- میں نے کہا- وہ ایسی کون سی کتاب ہے؟ کہنے لگا کہ اس کتاب کا نام تنقید القرآن ہے اور پادری عمادالدین نے لکھی ہے- میں نے کہا اس کی کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ تنقید سناؤ- اس نے کہا کہ قرآن نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ خاص قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے اور چونکہ نبی کریم ﷺ قریش مکہ میں سے تھے' دوسروں کی زبان نہیں بول سکتے تھے- اس کتاب میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن میں فلاں لفظ فلاں زبان سے اور فلاں لفظ فلاں زبان سے آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص قریش میں سے نہ تھے اور قرآن شریف بھی خاص قریش کی زبان میں نہیں ہے- میں نے کہا- دیکھو میں بھیرہ کا رہنے والا پنجابی آدمی ہوں اور اردو بولتا ہوں تو کیا اس سے میرا پنجابی ہونا باطل ہو جائے گا؟ اور پھر قرآن شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ خاص قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا ہے- اس پر وہ خاموش ہو کر سوچنے لگا اور کہا کہ آپ ہی بتائیں کہ آیا قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت ہے یا نہیں جس میں لکھا ہو کہ یہ قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ نہیں لکھا بلکہ وہاں تو صرف یہ لکھا ہے- **بلسان عربی مبین** یہ سن کر مجھ سے کہنے لگا کہ آپ نے اس کتاب کا ستیاناس ہی کر دیا-

(مرقات الیقین صفحہ: 479-480)

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد (از تحریرات بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام)

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب ۔ مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یکم دسمبر 1888ء کو درج ذیل اشتہار شائع کیا:۔

''میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان طیار ہوں گے یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے۔ اذا عزمت فتوکل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا. الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللّٰہ فوق ایدیھم. والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ''

(مجموعہ اشتہارات بحوالہ سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 470)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''مضمون تبلیغ جو اس عاجز نے اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع کیا ہے جس میں بیعت کے لئے حق کے طالبوں کو بلایا ہے۔ اس کی مجمل شرائط کی تشریح یہ ہے:۔

اوّل: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

یہ وہ شرائط ہیں جو بیعت کرنے والوں کے لئے ضروری ہیں۔ جن کی تفصیل یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں نہیں لکھی گئی۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189، 190۔ ایڈیشن اول)

بعثت کی دو اغراض یعنی اندرونی و بیرونی فتنوں سے اسلام کی حفاظت:۔

''یاد رکھو میرے آنے کی دو غرضیں ہیں۔ ایک یہ کہ جو غلبہ اِس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے گویا وہ اسلام کو کھاتے جاتے ہیں اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا مَیں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں۔ اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکاتِ سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اس وقت اگر تم پادریوں کی رپورٹیں پڑھو تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اسلام کی مخالفت کیلئے کیا سامان کر رہے ہیں۔ اور ان کا ایک ایک پرچہ کتنی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ضروری تھا کہ اسلام کا بول بالا کیا جاتا۔ پس اِس غرض کیلئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اور مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کیلئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اِس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اُٹھائی مَیں بہت مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ وہ تلوار محض حفاظت خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی اور وہ بھی اس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گزر گئے اور بیکس مسلمانوں کے خون سے زمین سُرخ ہو چکی۔

غرض میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہو۔

دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کیلئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔ اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کیلئے ہے۔ اور اس قدر استغراق دنیا میں ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کیلئے کوئی خانہ خالی نہیں رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کیلئے۔ عمارت ہے تو دنیا کیلئے۔ بلکہ نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کیلئے۔ دنیا داروں کے قرب کیلئے تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کے اعتراف اور قبولیت کا اتنا ہی منشاء تھا جو سمجھ لیا گیا ہے یا وہ بلند غرض ہے؟ مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس میں فرشتوں کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اُس سے تسلّی پاتا ہے۔

اب تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دل میں سوچ لے کہ کیا یہ مقام اُسے حاصل ہے؟ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے میرا یہ کام ہے کہ اُن حملوں کو روکا جاوے جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہیں ویسے ہی مسلمانوں میں اسلام کی حقیقت اور رُوح پیدا کی جاوے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دنیا کے بُت کو عظمت دی گئی ہے اُس کی اَمانی

Vol. 22 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 11
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

اور امیدوں کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات۔ صلح جو کچھ ہے وہ دنیا کیلئے ہے۔ اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت اُن کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے۔''

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 293 تا 295)

مسیح اور مہدی کی حیثیت

''عیسیٰ مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خونریزیوں سے روک دوں جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو ایسا ہی ہوتا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

اور محمد مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں کیونکہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض آسمانی نشان دکھلا کر خدائی عظمت اور طاقت اور قدرت عرب کے بُت پرستوں کے دلوں میں قائم کی تھی۔ سو ایسا ہی مجھے رُوح القدس سے مدد دی گئی ہے''

(ضمیمہ رسالہ جہاد ملحقہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 28، 29)

''مسیح موعود کے وجود کی علّتِ غائی احادیث نبویہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عیسائی قوم کے دجل کو دُور کرے گا اور ان کے صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھلا دے گا۔ چنانچہ یہ امر میرے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے ایسا انجام دیا کہ عیسائی مذہب کے اصول کا خاتمہ کر دیا۔''

(کتاب البریہ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 262)

''اب اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اسی کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راست بازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریّت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سوائے حق کے طالبو! سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ گذشتہ صدی میں جو تیرھویں صدی تھی کیا کیا صدمات اسلام پر پہنچ گئے اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابل برداشت زخم ہمیں اٹھانے پڑے۔ کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیرا ہوا ہے۔ کیا اس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے کس قدر عیسائیوں میں جا ملے کس قدر دہریہ اور طبعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور بدعت نے توحید اور سنت کی جگہ لے لی اور کس قدر اسلام کے ردّ کے لئے کتابیں لکھی گئیں اور دنیا میں شائع کی گئیں سو تم اب سوچ کر کہو کہ کیا اب ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی پر کوئی ایسا شخص بھیجا جاتا جو بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتا اگر ضرور تھا تو تم دانستہ الٰہی نعمت کو ردّ مت کرو اور اس شخص سے منحرف مت ہو جاؤ جس کا آنا اس صدی پر اس صدی کے مناسب حال ضروری تھا اور جس کی ابتدا سے نبی کریم نے خبر دی تھی اور اہل اللہ نے اپنے الہامات اور مکاشفات سے اس کی نسبت لکھا تھا ذرہ نظر اٹھا کر دیکھو کہ اسلام کو کس درجہ پر بلاؤں نے مجبور کر لیا ہے اور کیسے چاروں طرف سے اسلام پر مخالفوں کے تیر چھوٹ رہے ہیں اور کیسے کروڑ ہا نفسوں پر اس زہر نے اثر کر دیا ہے یہ علمی طوفان یہ عقلی طوفان یہ فلسفی طوفان یہ مکر اور منصوبوں کا طوفان یہ فسق اور فجور کا طوفان یہ لالچ اور طمع دینے کا طوفان یہ اباحت اور دہریت کا طوفان یہ شرک اور بدعت کا طوفان جو ہے ان سب طوفانوں کو ذرہ آنکھیں کھول کر دیکھو اور اگر طاقت ہے تو ان مجموعہ طوفانات کی کوئی پہلے زمانہ میں نظیر بیان کرو اور ایماناً کہو کہ حضرت آدم سے لے کر تا ایندم اس کی کوئی نظیر بھی ہے اور اگر نظیر نہیں تو خدائے تعالیٰ سے ڈرو اور حدیثوں کے وہ معنے کرو جو ہو سکتے ہیں واقعات موجودہ کو نظر انداز مت کرو تا تم پر کھل جائے کہ یہ تمام ضلالت وہی سخت دجّالیت ہے جس سے ہر یک نبی ڈراتا آیا ہے جس کی بنیاد اس دنیا میں عیسائی مذہب اور عیسائی قوم نے ڈالی جس کے لئے ضرور تھا کہ مجدّد وقت مسیح کے نام پر آوے کیونکہ بنیاد فساد مسیح کی ہی امت ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 251 تا 254)

''یہ عاجز تو محض اِس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ** ہے۔''

(حجۃ الاسلام۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 52، 53)

''مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اُس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اِسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو مَیں ان ہی باتوں کا مجدّد ہوں۔ اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ اور منجملہ ان امور کے جو میرے مامور ہونے کی علّتِ غائی ہیں مسلمانوں کے ایمان کو قوی کرنا ہے اور ان کو خدا اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی نسبت ایک تازہ یقین بخشنا۔ اور یہ طریق ایمان کی تقویت کا دو طور سے میرے ہاتھ سے ظہور میں آیا ہے۔ اوّل قرآن شریف کی تعلیم کی خوبیاں کرنی اور اس کے اعجازی حقائق اور معارف اور انوار اور برکات کو ظاہر کرنے سے جن سے قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ میری کتابوں کو دیکھنے والے اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ وہ کتابیں قرآن شریف کے عجائب اسرار اور نکات سے پُر ہیں اور ہمیشہ یہ سلسلہ جاری ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جس قدر مسلمانوں کا علم قرآن شریف کی نسبت ترقی کرے گا اسی قدر ان کا ایمان بھی ترقی پذیر ہوگا۔ اور دوسرا طریق جو مسلمانوں کا ایمان قوی کرنے کے لئے مجھے عطا کیا گیا ہے تائیدات سماوی اور دعاؤں کا قبول ہونا اور نشانوں کا ظاہر ہونا ہے۔ چنانچہ اب تک جو نشان ظاہر ہو چکے ہیں وہ اس کثرت سے ہیں جن کے قبول کرنے سے کسی منصف کو گریز کی جگہ نہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا جو نادان عیسائی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور پیشگوئیوں سے انکار کرتے تھے اور آج وہ زمانہ ہے جو تمام پادری ہمارے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں پیشگوئیاں ظہور میں آ رہی ہیں اور خوارق لوگوں کو حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ پس کیا ہی وہ انسان نیک قسمت ہے کہ اب ان انوار اور برکات سے فائدہ اٹھائے اور ٹھوکر نہ کھائے''

(کتاب البریہ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291 تا 298)

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306۔307)